تصریحات

پچھلے دنوں سرحد کے وزیرِ داخلہ اور پیپلز پارٹی کے چیئرمین حیات محمد شیرپاؤ پشاور یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے ایک بم کے حادثہ میں ہلاک ہوگئے۔ جس کے بعد حکومت نے بڑی سرگرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے متعدد نتائج برآمد کئے اور ہنوز ان کا سلسلہ جاری ہے۔

کوئی محبِ وطن اور امن پسند شہری اس بات کی مخالفت نہیں کر سکتا کہ کسی بھی شخص کے قاتلوں کو ضرور گرفتار کرنا چاہیئے اور ان کی تلاش میں انتہائی تیزی اور مستعدی کا مظاہرہ بہت ضروری ہے۔ لیکن ساتھ ہی ایک شخص یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کیا حیات محمد شیرپاؤ کے قتل سے پہلے پاکستان میں اس حکومت کے ہوتے ہوئے کوئی اور سیاسی قتل نہیں ہوا؟ اور اگر ہوا ہے تو کیا اس کا کھوج لگانے کے لئے اور اس کے محرکات کا پتہ چلانے کے لئے بھی یہی اقدام کئے گئے جو اب کئے جا رہے ہیں؟

جہاں تک خون کا تعلق ہے، سب کا یکساں ہے چاہے وہ وزیر کا ہو، چاہے کسی فقیر کا —— پاکستان کے شہری اور مسلمان ہونے کے ناطے سے کسی میں کوئی فرق نہیں، سب کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے اور اسی سبب سے حکومتیں بنائی جاتی ہیں اور حکمرانوں کو منتخب کیا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کی عزت و آبرو کا تحفظ کریں۔ اور اگر کوئی شخص ان سے کھیلنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کو روکنا اور اسے کیفرِ کردار تک پہنچانا حکومت کا اولین فریضہ ہے۔

اگر صوبائی حکومتیں اور مرکزی حکومت شیرپاؤ کے قتل کے بعد اسی بنا پر مستعدی کا مظاہرہ

کر رہی ہیں تو یہ ایک مناسب امر ہے لیکن دوسری طرف جب ہم خواجہ رفیق کے خون کو رائیگاں جاتے ہوئے، نواب محمد احمد خاں کی لاش کو بے گور و کفن پڑے ہوئے اور ڈاکٹر نذیر کے قاتلوں کو آزادانہ گھومتے ہوئے دیکھتے ہیں تو بے اختیار ہمارے ذہنوں میں برچھے چلتے ہیں، اور دلوں سے ہوک اٹھتی ہے کہ کیا یہ لوگ انسان نہ تھے اور کیا ان کی جان اور ان کے خون کی کوئی قیمت اور حیثیت نہ تھی؟ یا کیا یہ مسلمان اور پاکستان کے شہری نہ تھے کہ ان کے قتل پر تو اقتدار کی پیشانی پر کوئی سلوٹ نہیں پڑتی اور ان کے قاتلوں کو سامنے ہوتے ہوئے بھی گرفتار نہیں کیا جاتا جبکہ شیر پاؤ کے قتل کے الزام میں کئی بے گناہوں کو بھی پابہ زنجیر بنا دیا گیا ہے؛

کیا پاکستان میں، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مسلمان اور پاکستانی ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ پیپلز پارٹی میں شامل ہونا بھی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے ضروری ہے؟

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صورتِ حال کسی لحاظ سے بھی صحیح نہیں ہے اور اس کے نتائج ملک، ملت اور خود حکمرانوں کے لئے کسی صورت بھی اچھے نہیں ہوں گے۔ خدا کرے کہ ملک میں یہ دہشت اور غنڈہ گردی کا راج مکمل طور پر ختم ہو اور ملک کے باسی امن و چین کی زندگی بسر کریں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے، جب ظلم کے ہاتھ ہمیشہ کے لئے شل ہو جائیں، چاہے وہ ہاتھ کتنے ہی زور آور اور سرگردہ کیوں نہ ہوں!